© rasailojaraid.com

دوام حدیث

ایک اشکال

حدیث کا علم الحقائق:

"ام شریک راوی ہے کہ حضور نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا تھا۔ اس لئے کہ یہ اس آگ کو پھونکوں سے بھڑکاتی تھی جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پھینکا گیا تھا۔ (بخاری)

بھلا حضرت ابراہیمؑ نے چھپکلی کا کیا بگاڑا تھا؟ اور اس آگ کو جس میں ساٹھ ستر من خشک ایندھن جل رہا تھا، ایک ننھا سا کیڑا کیا بھڑکا سکتا تھا اور اس کے تنفس میں اتنی طاقت کہاں تھی کہ وہ آگ کے شعلوں میں ذرہ بھر بھی اضافہ کر سکے؟

الجواب:

اعتراض یہ ہے کہ وہ کیوں پھونک مارتا تھا؟ (۲) اس کی پھونک سے کیا بن سکتا تھا؟

پہلے شبہ کا جواب یہ ہے کہ وہ کوئی ممیز جانور نہیں جس نے ابراہیمؑ کو سمجھ کر پھونک ماری۔ اصل میں حدیث اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ بعض جانور شیطان کا آلۂ کار بن جاتے ہیں اور شیطانی الہام کے قبول کرنے کی استعداد ان میں زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ چھپکلی کا پھونک مارنا اسی بنا پر تھا۔ اور اس کو قتل کرنا حقیقت میں شیطانی آلات کو بیکار کرنا ہے۔

دوسرے شبہ کا جواب یہ ہے کہ شیطان جب مادے میں کوئی حرکت دینا چاہتا ہے تو مادی تحریک کو تلاش کر کے اس کے ضمن میں اپنا کام کرتا ہے۔ اگر کسی نے دروازہ تھوڑا سا ہلایا تو اس کو زیادہ کھول دیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی طرح اگر کسی نے پھونک ماری تو اس کے اثر کو بڑھا دیا۔ یہ پھونک اگرچہ بظاہر تھوڑی ہے مگر شیطانی آمیزش سے اس کا اثر بڑھ جاتا ہے۔

اس کے بعد لکھتے ہیں،

"ایک اور حقیقت ملاحظہ ہو۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے جبریل کو دیکھا تھا، اس کے چھ سو پر تھے۔" (بخاری)

صرف ابن مسعود میں کیا خوبی تھی کہ انہیں جبریل نظر آیا، کسی اور صحابی کو کیوں نہ دکھائی دیا؟ چھ سو پر آپ نے کیسے گن لئے تھے؟ اور جبرائیل کے لئے پروں کی ضرورت ہی کیا تھی؟"

الجواب:

اس میں تین شبہات ہیں:

(۱)۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ جبرائیل علیہ السلام کسی اور کو کیوں نہ دکھائی دیئے؟

(۲)۔ پر کیسے گنے؟

۳۔ پروں کی جبریل علیہ السلام کو ضرورت ہی کیا تھی؟

پہلا شبہ اس لئے بے اصل ہے کہ دیکھنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نہیں۔ عبداللہ بن مسعود تو راوی ہیں۔ (بخاری)

دوسرا شبہ اس پہلے شبہ پر متفرع ہے۔ جبرائیل علیہ السلام کو اصل شکل میں دیکھنے کا ذکر قرآن مجید میں ہے:

"ولقد راٰہ نزلۃ اخرٰی"

"آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دوبار دیکھا"

دوسری جگہ فرمایا:

"ولقد راٰہ بالافق المبین"

کہ "آپ نے جبرائیل علیہ السلام کو افق مشرقی میں دیکھا"

تیسرے شبہ کا جواب یہ ہے کہ "پر"، "اجنحۃ" کا ترجمہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"جاعل الملٰئکۃ رسلا اولی اجنحۃ مثنٰی وثلاث وربٰع"

کہ "اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو رسول بنایا جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں" — "یزید فی الخلق ما یشاء" "وہ اپنی مخلوق میں جو چاہے اضافہ کرتا ہے"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"ابوہریرہ حضور سے راوی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ختنہ اسی برس کی عمر میں ہوا۔"

الجواب :

اس پر اعتراض یہ ہے کہ : (۱) پہلے کیوں نہ کیا۔ (۲) ضعف پیری کے باوجود حجام کے آگے جا بیٹھے (۳) ختنہ کا مقصد اسی برس میں حاصل نہیں ہو سکتا۔

شبہ اول کا جواب یہ ہے کہ پہلے حکم الٰہی نہیں ہوا جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔

شبہ دوم کا جواب یہ ہے کہ ختنہ آپ نے خود کیا، حجام سے نہیں کرایا۔

اور شبہ سوم کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اسی سال کی عمر میں ازدواجی زندگی سے مستغنی نہیں ہو گئے تھے۔ ان کے لڑکے حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسماعیلؑ اس کے بعد ہی پیدا ہوئے، اور ان کے علاوہ اور لڑکے بھی بعد میں پیدا ہوئے۔

اس کے بعد ایک اور حدیث لکھتے ہیں:

"ابوہریرۃ رسول اللہ صلعم سے راوی ہیں کہ ایک دن حضرت سلیمانؑ نے کہا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں سے، جن کی تعداد ایک سو ایک یا ننانوے تھی، مجامعت کروں گا ہر بیوی سے شہسوار پیدا ہو گا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ کسی نے کہا، ان شاء اللہ بھی کہیے مگر آپ نے پرواہ نہ کی۔ چنانچہ ایک کے بغیر کوئی حاملہ نہیں ہوئی۔ (بخاری)

حضرت سلیمانؑ ہر تاریخ کے انسان ہیں، عام انسانوں جیسا قد، اتنی ہی عمر اور طاقت، ہم یہ کیسے یقین کر لیں کہ وہ پوری ایک سو بیویوں کے ساتھ مجامعت کی طاقت رکھتے تھے۔ پھر یہ بھی سوچیے کہ اگر ایک بیوی کے ساتھ مجامعت کے لیے کم از کم پندرہ منٹ درکار ہوں تو تمام کے پاس جانے کے لیے پچیس گھنٹے چاہئیں حالانکہ سردیوں کی لمبی سے لمبی رات چودہ گھنٹوں کی ہو سکتی ہے بشرطیکہ اسے غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک شمار کیا جائے۔"

(دو اسلام صـ ۳۳۹)

الجواب : اعتراض کی حقیقت یہ ہے:

(۱)۔ سلیمانؑ عام انسانوں جیسے ہونے کے باوجود اتنی طاقت کے مالک کیسے ہو گئے؟

۲۔ اگر ہر عورت کے لیے ۱۵ منٹ ہوں تو ۲۴ گھنٹے چاہئیں حالانکہ بڑی سے بڑی رات چودہ گھنٹوں کی ہوتی ہے۔ پس دس گھنٹوں کی کمی کیسے پوری ہو گی؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پہلے اعتراض میں تو صرف استبعاد ہی استبعاد ہے۔ بعض حالات میں انسان میں طاقت زیادہ ہو سکتی ہے۔ خصوصاً پیغمبروں میں! ——— باقی رہا دس گھنٹے کا تفاوت، تو اگر پندرہ منٹ کی بجائے ۵ منٹ مقرر کئے جائیں تو صرف آٹھ گھنٹے درکار ہیں۔

الحمد للہ مصنف نے جتنے اعتراضات حدیث پر حملہ کرنے کی غرض سے تراشے تھے، ہم ان کے جوابات سے بری الذمہ ہو چکے ہیں۔ مصنف نے بعض جگہ موضوعات سے کام لیا اور بعض جگہ مرفوع کو موقوف بنا کر اعتراض کیا اور بعض جگہ تابعی کو صحابی جلیل القدر فرض کر لیا۔ بعض جگہ حدیث کی غلط ترجمانی کی اور بعض جگہ ضعیف حدیثوں سے استدلال کیا۔ ان کے مقابلہ میں صحیح حدیثوں کو چھوڑ دیا، بعض جگہ قرآن مجید میں اضافہ کیا اور غلط آیات لکھیں۔ بعض ایسے مسائل پر اعتراضات کئے جو قرآن میں بھی موجود تھے لب ولہجہ سوقیانہ اختیار کیا اور بے سوچے سمجھے کچھ کا کچھ لکھ دیا۔ کبھی محدثین کی تنقید پہ اعتراض اور کبھی راویوں پر بے جا حملے، کبھی اپنی عقل پر بے جا اعتماد، حقیقت سے دور محض عبارت آرائی اور اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ سو اللہ کے فضل سے میں نے ان تمام باتوں کا بالاستیعاب جواب دیا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ناظرین کیلئے ان کو فائدہ مند بنائے۔ آمین!

صفحاتِ گذشتہ میں ہم نے جو وضاحت کی ہے اس سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہو چکا ہے

۱۔ خلفائے راشدینؓ، حدیث کو قرآن کے بعد انتہائی سند قرار دیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث نقل کر کے عمال کو بھیجتے اور حدیث کی حفاظت میں انتہائی کوشش فرماتے رہے۔ احادیث کے جلانے یا مٹانے کی نسبت، ان کی طرف غلط اور بے بنیاد ہے۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود احادیث لکھوائیں، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے لکھیں اور تابعین رحمہم اللہ نے یہ سلسلہ جاری رکھا تا آنکہ حدیث کی تدوین باقاعدہ ہونے لگی۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مطلقاً کتابتِ حدیث کی ممانعت کو منسوب کرنا حدیث سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو حدیث لکھنے سے منع کیا ہے، اس سے صرف قرآن کے ساتھ ساتھ لکھنا مراد ہے۔

۳۔ حدیث کے متعلق یہ خیال کرنا کہ "اڑھائی سو برس تک اس کے لکھنے کا کوئی انتظام نہ تھا، بعد میں لکھی گئی" فنِ حدیث اور تاریخ سے بالکل ناواقف ہونے کی وجہ سے ہے۔

۴۔ محدثین نے احادیث کی تنقید میں جو روایت اور درایت کے اعتبار سے ممکن تھا سب کچھ کیا۔ یہاں تک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱ - تعلیم قرآن کے خلاف ہونا۔

۲ - قرآنی تحریف کا ظاہر کرنا۔

۳ - رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ازواج مطہراتؓ اور صحابہ کرامؓ کی توہین کرنا۔

۴ - حقائق کونیہ کے خلاف ہونا۔

۵ - انسانی فطرت کو جھٹلانا۔

۶ - عقل، تجربہ اور مشاہدہ کے الٹ ہونا۔

۷ - مسلمہ واقعات تاریخی کی تردید کرنا۔

۸ - اسلام کے اہم اصول مثلاً توحید و عبادت و اہم مسائل مثلاً جہاد و ایثار وغیرہ کی منزلت کم کرنا۔

۹ - مسلمانوں کو دنیا سے الگ تھلگ رہنے کی ہر آن تلقین کرنا۔

۱۰ - کتاب و سنت کے خلاف کسی عمل کی فضیلت بتانا۔

۱۱ - وضو سے سارے گناہ معاف ہونا۔

۱۲ - ذکر کو دائما اتنا رائج بتانا جس سے جان و مال کی قربانی کی اہمیت بالکل نہ رہے۔

سو اللہ کا فضل ہے کہ مصنف نے اپنے زعم میں جن احادیث کو مندرجہ بالا امور کے تحت لانے کی کوشش کی ان سب کا جواب ہو چکا ہے۔

کج بحثی میں آکر صحیح حدیثوں کا انکار کرنے والے، نہ جانے مسلمانوں کو کس غار کی طرف دھکیلنا چاہتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمان مسلمان نہ رہیں، دہریہ بن جائیں یا یہودی عیسائی ہونے کو ترجیح دیں۔

آج کل جو اشتراکیت کا فتنہ سیلاب بن کر دنیا کا رخ کئے ٹھاٹھیں مارتا آرہا ہے، اس سے بچاؤ کا ذریعہ صرف اسلام ہے۔ وہی اسلام جو حدیث کے ذریعہ قرآنِ مجید کی ترجمانی سے ہمارے سامنے آیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے اور اس حقیقت سے یہ دشمنانِ اسلام پوری طرح واقف ہیں، اس لئے حدیث کا انکار کر کے یہ لوگ غلط فہمیاں پیدا کرنا اور اس بنا پر مسلمانوں کو دینِ اسلام سے برگشتہ کرنا چاہتے اور الحاد و دہریت کیلئے راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن سن لو اے منکرینِ حدیث، اگر تم نے اس دیوار (حدیث و سنت) کو گرانے کی کوشش کی تو تم خود اور تمہارے دوسرے ہمنوا اس سیلاب کی نذر ہو جائیں گے اور پاکستان جو لاکھوں جانوں کی قربانی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے معرض وجود میں آیا ہے یہ بھی خطرہ میں پڑ جائیگا ۔

تم قرآن کا نام لے کر حدیث کی تردید کرتے ہو اور حدیث کے مسائل کی تردید کرتے کرتے قرآن پر بھی ہاتھ صاف کر جاتے ہو۔ کیونکہ قرآن کا بیان حدیث ہے ۔ جب بیان نہ ہوگا تو قرآن پر ہاتھ صاف کرنا آسان ہو جاتا ہے ۔ شاید تم لوگ یہ خیال کر رہے ہو کہ اسلامی نظام میں حدیث کے وجود کو بڑا دخل ہے اس لئے اس کی اہمیت کم کرنے سے ہم نظام اسلام میں رکاوٹ ڈالنے میں کامیاب ہو جائینگے ، یہ بات تمہارے دماغی عدم توازن کی پیدا کردہ ہے ۔ کہ ع

آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا ! ——— فللہ الحمد !

(ختم شد)

ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز ، ریلوے روڈ ، سیالکوٹ ۔
- میسرز خلیق نیوز ایجنسی ، موڑ ایمن آباد ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔
- محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن ، بازار ناندلیانوالہ ضلع لائلپور ۔
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار مین بازار ٹیکسلا تحصیل وضلع راولپنڈی ۔
- مولانا محمد عبداللہ صاحب ، خطیب جامع اہلحدیث ، صدر ، راولپنڈی ۔
- کتب خانہ وہابیہ ، ۳۰ ۔ النور مارکیٹ ، اردو بازار گوجرانوالہ ۔
- منشا بک سٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ماڈن ۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں ، ضلع ملتان ۔
- حافظ عبدالحق صاحب معرفت مولوی علی احمد صاحب کریانہ سٹور ، تحصیل بازار ، بہاونگر
- مرکز ادب حسین آگاہی ، ملتان شہر ۔
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ ، عباس سائیکل ورکس ، بلاک نمبر ۱۹ ، سرگودھا ۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد امین پور بازار ، لائلپور ۔
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب خطیب جامع اہلحدیث ، بھولہ ضلع ساہیوال ۔

© rasailojaraid.com